کیا نبوت آلِ ابراہیمؑ میں محدود و مخصوص ہے؟

انصر رضا
مربّی و مبلغ وان جماعت کینیڈا

بعض لوگ سورۃ العنکبوت کی مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے کہتے ہیں کہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریّت میں ہی محدود و مخصوص ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریّت میں سے نہیں ہیں اس لئے وہ نبی نہیں ہو سکتے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ **وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ** وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

[29:28] اور ہم نے اُسے (یعنی ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب عطا کئے **اور اس کی ذریّت میں بھی نبوت اور کتاب (کے انعام) رکھ دیئے۔** اور اُسے ہم نے اُس کا اجر دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں تو وہ یقیناً صالحین میں شمار ہو گا۔

اس اعتراض کا ایک جواب تو یہ ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہلِ فارس میں سے ہیں جو احادیث کے مطابق بنو اسحاق ہیں لہٰذا اُن کا ذریّت ابراہیم میں ہونا ثابت ہے۔ دیکھیں **کنز العمال الباب الثامن فی فضائل الامکنة و الأزمنة الفصل الأول فی الامکنة مکة و ما حوالیها زادها اللّٰه** جلد 12 صفحہ 303، **الفردوس بمأثور الخطاب جز اول باب الألف** صفحہ 418۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ آل اور ذریّت میں پیروکار بلکہ قوم تک شمار کی جاتی ہے۔ چنانچہ سورۃ ابراہیم کی مندرجہ ذیل آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے کہ جو کوئی میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے۔ یعنی آپ کی آل میں سے ہو گا۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ **فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي** وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

[14:37] اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنادیا ہے۔ **پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے** اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لہٰذا ہر وہ شخص جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرے گا آپؑ کی آل میں شمار کیا جائے گا۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ سورۃ الحج کی مندرجہ ذیل آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرو۔ اب یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی آل اولاد نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام مسلمانوں کا باپ قرار دیا جو کہ ظاہر ہے روحانی باپ ہیں جسمانی نہیں۔ جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی آیت (33:7) کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو تمام مسلمانوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے جو کہ ظاہر ہے روحانی درجہ ہے جسمانی نہیں۔

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ **مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ** هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

[22:79] اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ **یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔** اُس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تاکہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

بالفرض سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابنائے فارس میں سے نہ بھی ہوتے جو بنو اسحاق ہونے کی وجہ سے آلِ ابراہیمؑ یا ذریّت ابراہیمؑ میں شمار کئے گئے ہیں، تب بھی سورۃ ابراہیم اور سورۃ الحج کی مندرجہ بالا ان دونوں آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دیگر اتباع ابراہیمؑ کی طرح حضرت ابراہیمؑ کی آل و ذریّت میں سے ہیں۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

فارس

٣٥١٢٤ ـ فارسُ عصبتُنا أهلَ البيتِ ، لأن إسماعيلَ عمُّ ولدِ إسحاقَ وإسحاقُ عمُّ ولدِ إسماعيلَ (ك في تاريخه ـ عن ابن عباس).

٣٥١٢٥ ـ لو كانَ الايمانُ عند الثريا لذهبَ بهِ رجلٌ من أبناءِ فارسَ حتى يتناولهُ (م ـ[1] عن أبي هريرة) .

٣٥١٢٦ ـ الجنةُ بالمشرقِ (فر ـ عن أنس).

الروم

٣٥١٢٧ ـ فارسُ نَطْحةٌ أو نَطْحتانِ ثم لافارسَ بعد هذا أبداً ، والرومُ ذاتُ القرون ، كلما هلَكَ قرْنٌ خلفه قَرْنٌ أهلُ صبرٍ ، وأهلُه أهلٌ لآخرِ الدهرِ ، هُم أصحابُكم ما دامَ في العيشِ خير (الحارث ـ عن ابن محيريز).

حضرموت

٣٥١٢٨ ـ حضرموت خير من بني الحارثِ (طب ـ عن عمرو ابن عبسة).

العريش والفرات وفلسطين

٣٥١٢٩ ـ إن الله تعالى باركَ ما بينَ العريشِ والفراتِ وفلسطينَ ،

---

(١) أخرجه مسلم كتاب فضائل الصحابة باب فضل فارس رقم [٢٥٤٦] . ص

الفردوس

بمأثور الخطاب

تأليف أبي شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي
الهمذاني، الملقب «إلكيا» (٤٤٥-٥٠٩) (١٠٥٣-١١١٥م)

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

١٦٩٢ ـ أنس بن مالك : آل محمد كل تقي .

١٦٩٣ ـ ابن عمر : آل فارس من ولد إسحق بن إبراهيم صلى الله عليهما .

١٦٩٤ ـ أنس بن مالك : أرواح المؤمنين إلى الجابية وأرواح الكافرين إلى وادٍ بحضرموت يقال له برهوت ترد عليها هام الكفار في ليلة ـ إلهام الأرواح .

١٦٩٥ ـ أنس بن مالك : آجال البهائم كلها وخشاش الأرض والدواب كلها في التسبيح فإذا انقضى تسبيحها قبض الله أرواحها وليس إلى ملك الموت في ذلك شيء .

١٦٩٦ ـ ابن مسعود : آكِل الربا وموكله وشاهده وكاتبه إذا علموا والواشمة والمستوشمة للحُسن ملعونون على لسان محمد ﷺ .

١٦٩٧ ـ جابر : أصل نبات القمح من عَرق آدم كلما قطر قطرة نبتت القمح .

= الأفراد، والديلمي عن ابن مسعود رضي الله عنه . وبالهامش قال الدارقطني تفرد به عنبسه عن المعلى والمعلى عن شقيق وعنبسة والمعلى متروكان قاله النسائي وقال ابن حبان يرويان الموضوعات لا يحل الاحتجاج بهما .

١٦٩٤ ـ الفتاوى الحديثية ص ٦ وذكره بنحوه .

١٩٩٦ ـ إرواء الغليل ١٨٣/٥ حديث رقم (١٣٢٢) وذكره الألباني عن الحارث بن عبد الله عن ابن مسعود قال : . .وذكر الحديث . وعزاه النسائي (٢٨١/٢) والطحاوي في مشكل الآثار (٢٩٧/٢) وابن حبان (١١٥٤) وأحمد (٤٠٩/١ و٤٣٠ و٤٦٥) والزيادة له في رواية من طريق علقمة قال فذكره وإسنادها صحيح . وأما أصل الحديث فمن طريق الحارث وهو الأعور، وهو ضعيف . لكن ذكر المنذري أن ابن خزيمة رواه من طريق مسروق عن ابن مسعود . . .